Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوم یکشنبہ

جلد ۳۲ | ۹ ماہ شہادت ۱۳۲۳ھش | ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ | ۹ اپریل ۱۹۴۴ء | نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ شہادت۔ آج رات کے گیارہ بجے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو آج بھی تیز بخار رہا۔ سر درد کی بھی شکایت ہے احباب صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کو ابھی حرارت باقی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے +

کل مرزا افضل بیگ صاحب نے اپنے لڑکے مرزا ارشد بیگ صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں حضرت امیر المومنین ...

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۶۳ھ

جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک بار پھر چند مطالبات

یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب یا ان کے منشاء کے ماتحت اُن کے خاص معتمد جب چاہتے ہیں۔ ہم سے اخبار کے علاوہ بذریعہ رجسٹرڈ خطوط بھی کسی نہ کسی حوالہ کے پیش کرنے کا مطالبہ کر لیتے ہیں۔ لیکن جب ہماری طرف سے مطالبہ کو پورا کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا جاتا ہے کہ جناب عالی ہم بھی ایک لمبے عرصہ سے کئی ایک حوالوں کے متعلق آپ سے گذارش کرتے چلے آرہے ہیں۔ وہ اگر پہلے نہیں۔ تو اب ہی بتا دیجئے۔ تو پھر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا۔ مولوی محمد علی صاحب نے خود یہی طریق عمل اختیار کیا تھا۔ اب ان کی انجمن کے جنرل سکرٹری صاحب نے بذریعہ رجسٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ جمعہ کے متعلق دو حوالے پیش کرنے کا مطالبہ ایڈیٹر الفضل سے کیا ہے اور ساتھ ہی اپنی عادت اور تربیت سے مجبور ہو کر لکھ دیا ہے۔ کہ "ہمارے نزدیک یہ دونوں بیانات صحیح نہیں۔ اور ایسی غلط بیانیوں سے جناب میاں صاحب پر بہت بڑا حرف آتا ہے۔" اور حکم دیا ہے۔ کہ "آپ جلد سے جلد ان بیانات کی صداقت کو اصل حوالہ جات سے ثابت کر کے اس حرف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔"

لیکن کیا ہم پوچھ سکتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے وہ متعدد بیانات جو ہمارے نزدیک صحیح نہیں۔ اور جن کی صداقت اصل حوالجات سے ثابت کرنے کا مطالبہ ہم سالہا سال سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ لیکن آج تک نہ تو جناب مولوی صاحب نے نہ ان کے کسی جنرل سکرٹری صاحب نے اور نہ اُن کی ٹولی کے کسی اور صاحب نے پورا کیا ہے۔ انہیں ہم جناب مولوی محمد علی صاحب کی "غلط بیانیاں" قرار دے دیں۔ اور کیا ہم جنرل سکرٹری صاحب کے ہی الفاظ ایک ذرا سی تبدیلی کے ساتھ پیش کر دیں۔ کہ "ایسی غلط بیانیوں سے جناب مولوی صاحب پر بہت بڑا حرف آتا ہے۔" جب بار بار کے مطالبات کے باوجود آج تک مولوی صاحب نے اپنے ان بیانات کی صداقت اصل حوالجات سے ثابت نہیں فرمائی۔ تو کیا مولوی صاحب، اور ان کے چند ساتھیوں کا بشرطیکہ وہ دل سے اپنے آپ کو مولوی صاحب کا ساتھی سمجھتے ہوں۔ فرض نہیں ہے کہ "جلد از جلد" نہ سہی۔ سالہا سال کے بعد ہی سہی۔ اور بیسیوں بار تقاضا کرنے کے بعد ہی سہی "ان بیانات کی صداقت کو اصل حوالجات سے ثابت کر کے اس حرف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔"

اگر ہمارے اس قسم کے مطالبات یاد نہ ہوں۔ تو دو چار بطور مثال پھر پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اخبار "پیغام صلح" جلد ۴ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۱۶ء صد پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک بات منسوب کرتے ہوئے لکھا تھا۔

"حضرت صاحب تو فرماتے ہیں۔ کہ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم شکم آمنہ عفیفہ میں تھے۔ تب فرشتے نے ظاہر ہو کر کہا۔ کہ اے آمنہ تو بیٹا جنے گی۔ اس کا نام احمد رکھنا۔ اور میاں صاحب فرماتے ہیں "آپ کی والدہ نے ہرگز آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔ یہ بات کسی کی بنائی ہوئی ہے۔" میاں صاحب غور کیجئے۔ کس کی بنائی ہوئی بات ہے۔ مسیح موعود کی۔"

مگر ہمیں آج تک غور کرنے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بتائی ہوئی یہ بات معلوم نہیں ہوئی۔ اور نہ بار بار پوچھنے کے باوجود مولوی صاحب بتاتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس کتاب یا کس اخبار یا کس اشتہار میں تحریر فرمائی ہے اگر اب بھی بتا دیں۔ تو بڑی مہربانی ہو۔

(۲)

پیغام صلح ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے یہ الفاظ شائع ہو چکے ہیں۔ کہ :-

"میاں صاحب خطبہ پر خطبہ دے رہے ہیں۔ کہ قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں۔"

اس کے متعلق بارہا عرض کیا گیا۔ کہ خطبہ پر خطبہ یعنی ان بہت سے خطبوں میں سے جن کا مولوی صاحب نے ذکر فرمایا ہے۔ کوئی ایک ہی خطبہ ایسا بتا دیں۔ جس میں یہ الفاظ شائع ہوتے ہوں۔ کہ قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں لیکن آج تک صدائے برنخواست والا معاملہ ہے۔ کیا اب مولوی صاحب یا اُن کے جنرل سکرٹری صاحب یا اُن کے کوئی اور مددگار اس طرف توجہ فرمائیں گے۔ اور اس اخبار کا نام اور پرچہ کا حوالہ دیں گے۔ جس میں وہ الفاظ شائع ہوئے ہیں۔ جنہیں مولوی محمد علی صاحب نے اتنے زور شور کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف منسوب کیا ہے؟

(۳)

پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۴۰ء میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے بغیر کسی کا نام لئے کہا۔ اور ہماری جماعت احمدیہ کا اس سے اتفاق ظاہر کیا۔ کہ

"قادیان میں جوبلی کے موقعہ پر خلافت کا جھنڈا لہراتے وقت یہ بڑا بول بولا گیا۔ کہ موجودہ زمانہ کی مشکلات کا حل احمد ازم میں ہے۔ اور قرآن کے اندر موجود نہیں۔ یہ صرف ساتویں صدی عیسوی کے توہمات اور جہالتوں کے لئے موزوں تھا۔"

مگر جب یہ دریافت کیا گیا۔ کہ کس نے کہا۔ اور اس کہنے کا مولوی صاحب کے پاس ثبوت کیا ہے۔ تو کوئی جواب نہ دیا گیا۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایڈیٹر :- غلام نبی

مولانا عبد الرحمن صاحب فاضل قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اور ساری جماعت کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کے ایسے بیانات کی صرف ایک ایک مثال پیش کی گئی ہے۔ جن کی صداقت کو وہ اصل حوالجات سے آج تک درست ثابت نہیں کر سکے۔ اور بار بار کے مطالبہ کے باوجود نہیں کر سکے۔ اب ایک عام مثال عرض کی جاتی ہے۔

(۴)

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ (مسئلہ کفر و اسلام) میں لکھا ہے۔

"امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک۔ کفر اور ظلم سرزد ہو"

اس کے متعلق بیسیوں دفعہ عرض کیا گیا۔ کہ حضرت امام ابو حنیفہ کی کونسی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ یا ان کے کس شاگرد نے ان سے یہ مذہب نقل کیا ہے۔ مگر اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔

ان مثالوں سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کے اس قسم کے بیانات کا حلقہ بہت وسیع ہے۔ جنہیں ہم غیر صحیح سمجھنے پر مجبور ہیں۔ وہاں یہ بھی واضح ہے۔ کہ جب مولوی صاحب سے اپنے بیانات کو اصل حوالجات سے ثابت کرنے کے لئے کہا جائے۔ تو مکمل خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ جنرل سیکرٹری صاحب اشاعت اسلام ہی بتائیں۔ ایسی صورت میں جناب مولوی صاحب پر بہت بڑا حرف آتا ہے یا نہیں۔ اگر آتا ہے۔ تو وہ یا کوئی اور صاحب مولوی صاحب کے ان بیانات کی صداقت کو اصل حوالجات سے ثابت کر کے اس حرف کو دور کرنے کی کیوں کوشش نہیں کرتے۔ یا پھر مان لیں۔ کہ یہ بیانات صحیح نہیں۔ پھر ہم سے جس بیان کے متعلق حوالہ طلب کریں ہم سے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ہدیہ محبت

بحضور پدرنا و آقانا حضرت امیر المومنین مصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

میں پھر اپنی عقیدت کا ترانہ لکھ کے آیا ہوں
نگاہوں میں محبت کا فسانہ لیکے آیا ہوں

یہ ہے وحیٔ خدا تو مصلح موعود ہے ساقی
مبارک ہے سراسر نور ہے مسعود ہے ساقی

تری سیرت پہ ماہ نور کی کرنیں برستی ہیں
ترے دیدار کو آنکھیں ملائک کی ترستی ہیں

بجا ہے۔ زندگی میری ترا ایمان ہے ساقی
مگر تیری محبت زندگی کی جان ہے ساقی

ترے دم سے ہیں زندہ و نقیس بزم صداقت کی
ترے ڈر سے اکھڑ جاتی ہیں سانسیں کفر و ظلمت کی

رخ اسلام تھا جو ہو چکا منت کش غازہ
خدا کے فضل سے وہ پھر نکھر کر ہو گیا تازہ

وفور عشق میں دل سے تمناؤں کی بارش ہے
ترے دربار میں اختر کی بس اتنی گزارش ہے

پلا دے مجھ کو جام بادۂ عرفان اے ساقی!
وفور کیف سے ہو رونق ایمان اے ساقی

غلام محمد اختر راشننگ آفیسر ریلوے نیو دہلی

خدا تعالیٰ کے ایک عظیم الشان نشان

کے اعلان کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ دہلی کا جلسہ

آج سے ۵۸ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوشیار پور کے مقام پر اللہ تعالیٰ نے بشارت دی۔ کہ تجھے ایک بیٹا دیا جائے گا۔ جو اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور اسلام اور انسانیت کے لئے اس کا وجود خاص طور پر مفید اور بابرکت ہوگا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر حال ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات ظاہر کی گئی ہے۔ کہ آپ ہی ان بشارتوں کے مصداق ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہوشیار پور میں خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تھیں۔ اس بات کے اعلان کے لئے نیز خدا تعالیٰ کے حضور تسبیح و تحمید کا ہدیہ پیش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی شریک ہوں گے۔ اور تقریر فرمائیں گے۔ احمدی جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مہربانی فرما کر بہت جلد ذیل کے پتہ پر اطلاع دیں۔ کہ ان کی جماعت کے کتنے احباب اس جلسہ میں شمولیت فرمائیں گے۔ ایسے مبارک موقعے روز روز میسر نہیں آتے۔ اس لئے قرب کی جماعتوں کا خصوصیت سے فرض ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شامل ہو کر اس کی برکتوں سے فائدہ اٹھائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت دہلی کے ذمہ ہوگا۔

خاکسار:۔ عبد الحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ۔ ۳۵ لیک سکوائر نئی دہلی

ریویو

ظہور مصلح موعود

مولوی شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے یہ کتاب شائع کی ہے۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود پر دس ابواب میں مفصل بحث کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و تحریرات صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آراء اور دیگر دلائل سے نہایت عمدہ ترتیب و پیرایہ میں یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔

اس کتاب کے مسودہ کی حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نظر ثانی فرما کر اس کتاب کو زیادہ مفید اور مؤثر بنا دیا ہے۔ نیز اس کا مقدمہ بھی حضرت مولوی شیر علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دعوئے مصلح موعود کے بعد یہ سب سے پہلی اور تازہ تالیف ہے۔ اس کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اور غیر مبایعین کے لئے بھی بہترین تحفہ ہے۔ ۲۰۰ صفحات کی کتاب عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع کی گئی۔ قیمت چھ آنہ ہے۔ احباب مولوی صاحب موصوف سے معلوم بہ شفیع بورڈنگ مدرسہ احمدیہ قادیان کے پتہ سے طلب کریں۔

مجلس مشاورت ۱۳۲۳ھش / ۱۹۴۴ء کا پہلا اجلاس

۷ ماہ شہادت۔ آج بعد نماز جمعہ و عصر جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمع کر کے مسجد نور میں پڑھائیں۔ مجلس مشاورت کا پہلا اجلاس تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جو حافظ قدرت اللہ صاحب نے کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے قرآن کریم کی بعض وہ دعائیں بلند آواز سے تلاوت کیں۔ جو انبیاء کے صحابہ اور ان کے زمانہ کے لئے خصوصیت سے بیان کی گئی ہیں۔ سب حاضرین دل میں انہیں دہراتے گئے۔ اس کے بعد حضور نے روح القدس کی تائید سے نہایت ہی اہم تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت سے خدا تعالیٰ کے لئے غیر معمولی جانی اور مالی قربانیاں کرنے کا مطالبہ فرمایا۔

اس تقریر کے بعد حضور نے مجلس مشاورت میں پیش ہونے والے معاملات پر رپورٹیں پیش کرنے کے لئے چار سب کمیٹیوں کے ممبروں کا انتخاب خود فرمایا۔ اور اجلاس ختم ہوا۔ پھر حضور مزار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دعا کرنے کے لئے مقبرہ بہشتی میں تشریف لے گئے۔ اور بہت بڑے مجمع کے ساتھ وہاں دعا فرمائی۔ آج مجلس میں شریک ہونے والے نمائندگان کی تعداد ۳۸۱ تھی۔ جن میں سے ۷۰ مقامی تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

احباب جماعت یہ سنکر خوش ہوں گے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات قلمبند کر کے "الفضل" میں شائع کرنے کا باقاعدہ انتظام کیا گیا ہے۔ اور یہ جماعت کی روحانی ترقی اور ہر رنگ کی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ناظرین کو چاہیئے۔ کہ اس نعمت سے زیادہ سے زیادہ احمدی احباب کو مستفیض کرنے کی کوشش کریں۔ جس کا ایک طریق یہ بھی ہے۔ کہ اخبار کی اشاعت بڑھانے کی خاص کوشش کی جائے۔ اور کوئی صاحب جو خریداری کی استطاعت رکھتے ہوں انہیں محروم نہ رہنے دیا جائے۔ (ایڈیٹر)

۱۸ مارچ بعد نماز مغرب

حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت امیر المومنین کے سسرال کو اکٹھے صدمات

فرمایا:- اللہ تعالیٰ کی بعض حکمتیں ہوتی ہیں۔ جو سمجھ میں نہیں آتیں۔ مگر ان سے اتنا ضرور پتہ چل جاتا ہے۔ کہ اس کے افعال کسی حکمت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ آج اتفاقاً میرا ذہن اس امر کی طرف منتقل ہوا۔ اور گو میں اس کی حکمت کو نہیں سمجھ سکا۔ لیکن اس سے اتنا ضرور پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کسی قانون کے ماتحت ایسا ہو رہا ہے۔

میری تین بیویاں اس وقت تک فوت ہو چکی ہیں۔ اور ان تینوں کی وفات کے ساتھ ساتھ تین آدمی میرے ننھیال کے بھی فوت ہوئے ہیں۔ پہلے میر ناصر نواب صاحب ستمبر ۱۹۲۴ء میں فوت ہوئے۔ اور پھر ۱۰ دسمبر ۲۴ء کو میری بیوی امۃ الحی فوت ہو گئیں۔ دوسری دفعہ ہماری نانی اماں مرحومہ نومبر ۳۲ء میں فوت ہوئیں۔ اور ۱۳ مئی ۱۹۳۳ء کو میری بیوی سارہ بیگم فوت ہو گئیں اب ۵ مارچ کو ام طاہر فوت ہوئیں۔ اور ۱۷ مارچ کو میر محمد اسحاق صاحب وفات پا گئے۔ گویا ۱۲ مہینے تو بڑی بات ہے۔ چھ مہینے کے اندر اندر ہمیشہ ایسا ہوا۔ کہ میری بیوی کی وفات کے ساتھ ہی میرے ننھیال میں سے بھی کسی کا انتقال ہو گیا۔ امۃ الحی مرحومہ میر ناصر نواب صاحب کی وفات کے تین مہینہ کے بعد فوت ہوئی تھیں۔ سارہ بیگم ہماری نانی جان کی وفات کے چھ ماہ بعد فوت ہوئیں۔ اور اب میر صاحب ام طاہر کی وفات کے گیارہ دن بعد فوت ہوئے ہیں۔ یہ فرق بھی ایک حکمت رکھتا ہے۔ امۃ الحی مرحومہ میرے گھر گیارہ سال رہی ہیں۔ اور ان کی وفات اور میر ناصر نواب صاحب کی وفات میں تین مہینے کا فرق ہوا۔ سارہ بیگم مرحومہ میرے گھر آٹھ سال رہی ہیں۔ یعنی امۃ الحی مرحومہ سے تین سال کم اور ان کی وفات اور نانی جان کی وفات میں چھ ماہ کا فرق ہوا۔ ام طاہر میرے گھر ۲۳ سال رہی ہیں۔ اور ان کی وفات اور میر محمد اسحٰق صاحب کی وفات کا فاصلہ بھی بہت کم ہے۔ گویا جتنا جتنا زیادہ عرصہ کوئی بیوی میرے گھر میں رہی ہے۔ اسی قدر قریب عرصہ میں میرے ننھیال کے کسی آدمی کی وفات ہوئی ہے۔ گو میں سمجھ نہیں سکا۔ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کونسی حکمت ہے۔ مگر اس سے اتنی بات ضرور معلوم ہوتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کسی مصلحت کے ماتحت ایسا ہو رہا ہے۔ ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر غور کر کے کوئی بات معلوم ہو سکے۔ یا خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی انکشاف ہو۔ تو پھر معلوم ہو۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ پہلے اس حکمت کی طرف ذہن جاتا ہے کہ الہام الٰہی نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشابہت دی ہے۔ اور میری رویا میں بھی وانا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ کے الفاظ ہیں۔ اور ان موتوں میں بھی ایک مشابہت ہے۔ اور وہ یہ کہ ہر دفعہ جب میری سسرال کو صدمہ پہنچا ہے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سسرال کو بھی ایک صدمہ پہنچا ہے۔ کیونکہ میری ننھیال حضرت مسیح موعودؑ کی سسرال ہے۔ اور میری بیویوں کی وفات میری سسرال کے لئے صدمہ کا موجب ہوئی ہے۔

فرمایا۔ امۃ الحی مرحومہ اور سارہ بیگم مرحومہ کی وفات سے کچھ عرصہ پہلے میرے ننھیال کے کسی آدمی کا انتقال ہوا ہے۔ اور اس دفعہ میر صاحب کی وفات ام طاہر کی وفات کے بعد ہوئی ہے۔ اس سے میں نے سمجھا۔ کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہوا ہے۔ اگر میر صاحب ام طاہر کی بیماری کی حالت میں ہی فوت ہو جاتے تو چونکہ ان کی حالت ایسی تھی۔ کہ انہیں چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔ اس لئے میں نہ آ سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فضل کر کے اس دفعہ پہلی ترتیب کو الٹ دیا۔ پہلے ام طاہر فوت ہوئیں۔ اور پھر میر صاحب فوت ہوئے اور اس طرح میں ان کے جنازہ وغیرہ میں شریک ہو گیا۔

اسلام کی فتح کے سامان

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کوئی اسلام کی فتح کے لئے جنگ کے سامان پیدا کر دے۔ تو یہ غم اور فکر آپ ہی آپ دور ہو جائیں گے۔ جب کوئی بڑی چیز سامنے آ جائے۔ تو چھوٹی چیز آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ لڑکیوں کو دیکھ لو۔ وہ ہمیشہ گڑیوں سے کھیلتی رہتی ہیں۔ لیکن جب ان کی شادی ہو جائے۔ اور بچے پیدا ہو جائیں۔ تو گڑیوں سے کھیلنا انہیں بالکل بھول جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر اسلام کی فتح کے لئے جنگ کے سامان جلدی ہی پیدا ہو جائیں۔ تو اس اہم کام کے نکل آنے پر یہ سب باتیں ہمیں بھول جائیں گی۔ صرف خدا تعالیٰ کی خاطر جنگ ہی یاد رہ جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں سیدہ ام طاہر احمد کا ذکر

فرمایا۔ ام طاہر کی بیماری اور وفات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات میں بھی ذکر آتا ہے۔ میں جب ہوشیار پور گیا۔ تو رستہ میں میرا ذہن اس الہام کی طرف منتقل ہوا۔ کہ:-

"۲۵ فروری کے بعد جانا ہوگا"

(تذکرہ صفحہ ۵۳۸)

ہم نے بڑی کوشش کی۔ کہ کسی طرح جلدی انہیں دوسرے ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے۔ میں نے کرایہ پر کوٹھی لینے کی بھی بڑی کوشش کی۔ مگر کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کے سامان میسر نہ آ سکے۔ آخر ۲۵ فروری کو سر گنگا رام ہسپتال میں ان کے داخلہ کا انتظام ہوا۔ اور ۲۶ فروری کو ہم انہیں لے گئے۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے "پیٹ پھٹ گیا" (تذکرہ صفحہ ۶۱۱)

پہلے اسے میاں صاحب نور صاحب پر چسپاں کیا گیا تھا۔ مگر ان کا پیٹ باہر سے نہیں پھٹا تھا۔ اندر سے پھٹا تھا۔ ام طاہر کا پیٹ حقیقی معنوں میں پھٹا چنانچہ جب اپریشن کیا گیا۔ تو پہلے تو زخم مندمل ہو گئے۔ اور پیٹ بالکل تندرستوں کی طرح ہو گیا۔ سوائے ایک چھوٹے سے شگاف کے مگر پھر کچھ خرابی اندر معلوم ہوئی۔ اور ڈاکٹر نے ایک بڑا شگاف دیا۔ اس کے بعد زخم مندمل ہونے کی بجائے جو حصہ پہلے مندمل ہو گیا تھا۔ وہ آپ ہی آپ پھٹ گیا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام بھی ان پر صادق آیا کہ "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں" (تذکرہ صفحہ ۶۴۸)

چالیس روزہ دعائیں

اسلام کی ترقی کے لئے چالیس روزہ دعاؤں کا ذکر تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ چالیس دن میں انسان کی پہلی پیدائش مکمل ہوتی ہے۔ اسی بناء پر روحانی پیدائش کے ساتھ بھی چالیس کے عدد کا تعلق ہے عورتوں کا چلہ بھی چالیس دن کا ہی ہوتا ہے گو بعض عورتوں کا خون نفاس جلدی ختم ہو جاتا ہے۔ مگر بالعموم عورت کی صفائی چالیس دن تک ہی ہوتی ہے۔ وہ بھی ایک چلہ ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح حتیٰ اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ (الاحقاف ع ۲) سے بھی ظاہر ہے کہ چالیس کے عدد کو تکمیل سے خاص تعلق ہے۔

منذر خواب مجلس میں نہ سنانی چاہیئے

ایک دوست اپنا کوئی خواب سنانے لگے۔ مگر انہوں نے عرض کیا۔ کہ اُس کا ایک حصہ اپنے اندر بشارت رکھتا ہے۔ اور دوسرا کچھ انذاری پہلو لئے ہوئے ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

جو حصہ خوشخبری والا ہے وہ سُنا دو۔ اور انذار والا نہ سناؤ۔ ایسی خواب اگر سنانی ہو۔ تو علیحدگی میں سنانی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے تو کوئی مجلس میں ایسی خواب بیان کرنے لگتا۔ جس کا کوئی حصہ منذر ہوتا۔ تو آپ اُسے ڈانٹ دیا کرتے تھے۔

گندے جلیس سے بچنے کے متعلق رویا

فرمایا:۔ میں نے دو تین ہفتے ہوئے ایک رویا دیکھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ وہ جماعت کی اصلاح کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ میں کھڑا ہو کر لوگوں میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور تقریر اردو میں نہیں بلکہ عربی زبان میں کر رہا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی بزرگ ہے جس کی عادت یہ ہے کہ جتنا اُس سے کوئی مطالبہ کرے۔ اتنا وہ اُسے دے دیتا ہے۔ لیکن اُس کی بیوی کچھ ایسی نیک نہیں۔ اُس بزرگ کا ایک لڑکا بھی ہے۔ وہ عورت اُس لڑکے کو ورغلاتی ہے اور کہتی ہے۔ کہ تیرا باپ روپیہ ضائع کر رہا ہے۔ اگر یہ اسی طرح روپیہ دیتا رہا۔ تو ہمارے لئے کچھ نہیں بچے گا۔ آؤ ہم کوئی ایسی تدبیر کریں جس سے ہم اسے اس کام سے روک دیں۔ تا کہ کسی طرح اس کا سارا روپیہ ہمارے ہاتھ آجائے۔ اُسے ضائع کرنے کا موقع نہ ملے۔ گویا وہ عورت اُس کا صدقہ و خیرات میں اپنا روپیہ صرف کرنا ضائع کرنا سمجھتی ہے۔ میں خواب میں کھڑے ہو کر اُس مومن مرد اور اس کی بیوی اور بچے کا ذکر کرتا ہوں۔ اور لوگوں کے سامنے انکی مثال پیش کرتا ہوں۔ مجھے خواب میں کسی طرح اس بزرگ کے اس واقعہ کا پتہ چل گیا ہے۔ اور تقریر میں ذکر کرتے ہوئے میں لوگوں سے کہتا ہوں۔ ایک بزرگ ہے۔ اُس میں یہ عادت پائی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اُس سے پیسہ مانگے، تو وہ اُسے پیسہ دے دیتا ہے۔ چنانچہ میں تقریر کرتے ہوئے عربی زبان میں کہتا ہوں۔ ان يطلب احدٌ منه فلسًا فيعطيه فلسًا۔ پھر میں کہتا ہوں۔ اگر کوئی اس سے دو آنے مانگے۔ تو وہ اُسے دو آنے دے دیتا ہے۔ چنانچہ میں عربی زبان میں ہی کہتا ہوں۔ وان يطلب احدٌ منه آنتين فيعطيه آنتين۔ اس کے بعد میں پھر کہتا ہوں۔ اگر کوئی شخص اُس کے پاس جائے۔ اور اس سے اُس کے سارے مال کا مطالبہ کرے۔ تو وہ اُسے سارا مال دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں عربی میں ہی کہتا ہوں۔ وان يطلب احدٌ منه كل شيءٍ فيعطيه كل شيءٍ۔ اس کی یہ حالت دیکھکر اسکی بیوی اپنے بیٹے کو بتاتی ہے۔ کہ تیرا باپ اس اس طرح روپیہ ضائع کر رہا ہے۔ اگر کوئی اس سے پیسہ مانگے تو وہ اسے پیسہ دے دیتا ہے۔ دو آنے مانگے۔ تو اُسے دو آنے دے دیتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص سارا مال مانگے۔ تو وہ سارا مال دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اس پر وہ کہتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس سے کسی دن سارا مال مانگ بیٹھا۔ تو پھر ہمارے لئے تو گھر میں کچھ نہیں بچے گا۔ اس لئے آؤ ہم دونوں اس کے پاس چلیں اور اس سے کہیں۔ کہ وہ ہمیں اپنا سارا روپیہ دے دے۔ اس طرح اس کا تمام روپیہ ہمارے قبضہ میں آجائے گا۔ اور آئندہ نیکی کے مواقع پر روپیہ خرچ کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہیں رہے گا۔

اس رویا سے میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ بعض ایسے گندے جلیس ہوتے ہیں۔ جو مومن کو ثواب سے روکنے کے لئے کئی قسم کی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ پس یہ رویا جماعت کو ہوشیار کرنے کے لئے ہے۔ کہ وہ ایسے حالات سے بچنے کی کوشش کرے۔ اور یاد رکھے۔ کہ کبھی انسان کی بیوی اور اس کے بچے بھی اُسے نیک کاموں سے محروم کر دیتے ہیں۔ آدمی میں نے نہیں دیکھا۔ صرف اس کی بیوی اور بیٹے کے متعلق سُنا ہے۔ کہ وہ اُس کی اس عادت کو دیکھ کر چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح مکر اور فریب سے غیر بن کر اُس کے پاس جائیں۔ اور اس سے سارا مال لے آئیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ جب وہ سارا مال ہمیں دے دیگا۔ تو اس کے پاس کچھ نہیں رہے گا۔ اور روپیہ ضائع ہونے سے محفوظ رہے گا۔ میں تقریر کرتے ہوئے لوگوں کو بتاتا ہوں۔ کہ ایسی بیویوں اور بچوں سے انسان کو بچ کر رہنا چاہیئے

یہ تقریر میں نے عربی زبان میں کی ہے مگر بجائے قرش یا کوئی اور لفظ کہنے کے آنتین کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اسی طرح جب میں نے فلسًا کا لفظ یا آنتین کا لفظ کہا ہے۔ تو پیسہ اور دو آنہ کے سکے میرے سامنے آجاتے ہیں۔

محراب میں ذرا اونچی جگہ

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے عرض کیا۔ کہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ حضور کی آواز تو سب تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر چونکہ لوگ حضور کی زیارت کے بھی خواہشمند ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو یہاں محراب میں کوئی اونچی سی جگہ بنا دی جائے جس پر حضور تشریف رکھیں۔ تا کہ لوگ حضور کی باتیں سننے کے ساتھ ساتھ حضور کی زیارت سے بھی مشرف ہوتے رہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ایک بنچ بنوا لیا جائے۔ تا کہ اس پر میں بھی بیٹھ جاؤں۔ اور کچھ اور آدمی بھی بیٹھ جائیں۔

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب یا صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کے متعلق رویا

فرمایا:۔ بعض خوابیں بظاہر منذر ہوتی ہیں مگر درحقیقت وہ مبشر ہوتی ہیں۔

جب میرا لڑکا منوّر پیدا ہوا۔ میں نے رویا میں دیکھا کہ منارہ ہلا ہے۔ اور اس کی اوپر کی منزل اُتر کر ہمارے گھر میں آ گری ہے۔ اور بغیر کسی نقص کے سیدھی کھڑی ہو گئی ہے پہلے تو مجھے تشویش پیدا ہوئی۔ مگر اس رویا کے بنا میں نے کہ یہ لڑکا پیدا ہوا۔ اور اسی لئے میں نے اس کا نام منوّر رکھا۔ کہ اس کی پیدائش سے پہلے میں نے دیکھا تھا۔ کہ منارۃ المسیح کے اوپر کی منزل اُتر کر ہمارے گھر میں آ کھڑی ہوئی ہے۔ مگر میں نے رویا میں منارہ کی منزل کو اسی صحن میں آ کر کھڑا ہوتے دیکھا تھا۔ جو اماں جی مرحومہ کے گھر کا حصہ تھا۔ اور اُن کے باورچیخانہ کے آگے کا صحن ہے۔ اور اس دالان کے اوپر کی چھت ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رہا کرتے تھے اس لئے ممکن ہے اس سے خلیل احمد کی پیدائش کی طرف اشارہ ہو۔ مگر چونکہ اس رویا کے بعد جلد ہی منور احمد پیدا ہوا۔ اس لئے اسی کی طرف ذہن گیا۔ خلیل احمد اس رویا کے پانچ چھ سال بعد پیدا ہوا ہے۔

ادنیٰ اقوام میں تبلیغ

میٹرک کے ان طلباء کا ذکر تھا۔ جنہوں نے خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ان میں سے کچھ میڈیکل کالج میں بھجوائے جائیں گے اور کچھ زراعتی کالج میں۔ ہندوستان کی ادنیٰ اقوام میں تبلیغ کا کامیاب ذریعہ یہی ہے۔ کہ مختلف صوبوں اور مختلف علاقوں میں جہاں مشن کھولے جائیں۔ وہاں ساتھ ہی ہسپتال بھی قائم کئے جائیں۔ تا کہ لوگوں کا مفت علاج ہو۔ اور تبلیغ کا راستہ کھلے۔ میرے نزدیک آج ہندوستان کی ادنیٰ اقوام کی ترقی کا یہی ذریعہ ہے۔ اور غالباً اسلام کی طرف ہندو قوم کے رجوع کرنے کا بڑا ذریعہ بھی یہی چھوٹی قومیں ہوں گی سب سے پہلے یہ اقوام اسلام قبول کریں گی۔ اور پھر ہندو لوگ اسلام کی طرف رجوع کریں گے۔ اسلامی حکومتوں کے زمانہ میں بھی ایسا ہی ہوا پہلے ادنیٰ اقوام اسلام میں داخل ہوئیں۔ اور پھر مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہوا۔ چنانچہ شمالی ہند کی ادنیٰ اقوام سب مسلمانوں میں شامل ہو گئی تھیں۔ مگر مسلمانوں سے غلطی یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے جنوبی ہند کی طرف توجہ نہ کی۔ اگر اس طرف بھی توجہ کرتے۔ تو مسلمان آج ہندوستان میں آٹھ کروڑ کی بجائے سولہ کروڑ ہوتے۔ بلکہ شمالی ہند میں ادنیٰ اقوام کم تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جنوبی ہند میں زیادہ تھیں۔ مگر یہ مسلمانوں کی غلطی تھی۔ کہ انہوں نے اس طرف توجہ نہ کی۔ اسی طرح یو۔پی۔ بہار اور اڑیسہ وغیرہ کی ادنیٰ اقوام کی طرف بھی انہوں نے توجہ نہ کی۔ اگر وہ ان علاقوں کی طرف بھی اسی طرح توجہ کرتے جس طرح پنجاب اور بنگال کی طرف انہوں نے کی۔ تو آج مسلمانوں کی تعداد پچیس ۲۵ چھبیس کروڑ تک پہنچ چکی ہوتی۔ اور ہندو صرف آٹھ دس کروڑ ہوتے۔ مگر مسلمانوں سے یہ غلطیاں بھی خدا تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت ہی ہوئی ہیں۔ اگر یہ غلطیاں نہ ہوتیں۔ اور اسلام کا ہندوستان میں غلبہ ہو جاتا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہندوستان میں پیدا نہ ہوتے۔ بلکہ کسی اور جگہ پیدا ہوتے۔

دیو بندی اور کوا دیو بندیوں کا ذکر تھا۔ کہ وہ اہم اسلامی مسائل کو چھوڑ کر کوّے کی حلت کے پیچھے پڑ گئے۔ اور اسی امر پر زور دینے لگ گئے۔ کہ کوّا کھانا جائز ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ان کے دل کالے ہو گئے ہیں۔ اس لئے ان کا کوّا کھانے کو جی چاہتا ہے۔

مجلس میں تسبیح حضور مجلس میں بیٹھے ہوئے کسی قدر بلند آواز سے یہ تسبیح پڑھتے رہے:۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اور حضور کی اقتدا میں اور لوگ بھی سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم پڑھتے۔

سب کام وقار سے کرنے چاہئیں۔ عشاء کی نماز شروع کرنے سے پہلے حضور نے فرمایا:۔ مومن کو سب کام وقار کے ساتھ کرنے چاہئیں۔ اگر بعض لوگوں کو پہلی صفوں میں جگہ نہیں مل رہی تو ان کیلئے آخری صفوں میں نماز پڑھنا زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ بہ نسبت اسکے کہ مسجد میں شور ہو اور دھینگا مشتی ہو۔

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۲۳۹ منکہ بشیراں بیگم زوجہ محمد شجاعت علی قوم احمدی عمر ۳۸ سال پیدائشی احمدی موضع مردڑی ڈاک خانہ کلاران ضلع ریاست جیند بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{44}$ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں طلائی قیمتی -/۵۰ جھمکے طلائی قیمتی -/۳۰ لونگ طلائی قیمتی -/۱۰ ہار نقرئی قیمتی -/۲۰ کنگن نقرئی -/۴۰ چوکیاں نقرئی -/۱۰ پازیب نقرئی -/۴۰ مذکورہ بالا کل زیورات کی مجموعی قیمت دو صد روپیہ ہوتی ہے جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ میں نے اپنا مہر اپنے محترم خاوند سے وصول کر لیا ہے۔ الامتہ: بشیراں بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: فضل دین مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گواہ شد محمد شجاعت علی خاوند موصیہ انسپکٹر بیت المال۔

۷۳۱۱ منکہ محمد الدین خادم ولد خیر الدین قوم ملک پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دار الیسر ڈاک خانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے جائیداد ہونے پر (جب ہوگی) ۱/۳ حصہ جائیداد کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اور اس وقت میری آمدنی چھبیس ۲۶ روپے ہے اور اس کے ۱/۳ حصہ

۴ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور جب میرے مرنے پر کوئی جائیداد ہوگی۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور حدی جائیداد -/۱۴۰ روپے ... العبد ... محمد الدین خان ... [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں مکان بنانے کا عمدہ موقعہ!

۱۔ محلہ دار الانوار میں جو رہائش کے لئے بہترین محلہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی کوٹھی کے متصل ۶۰ فٹ کی سڑک پر آٹھ کنال اراضی برائے فروخت موجود ہے۔

۲۔ اور اسی محلہ میں ملک عمر علی صاحب بی۔اے رئیس ملتان کی کوٹھی کے متصل چار کنال اراضی ۳۰ فٹ کی سڑک پر برائے فروخت موجود ہے یہ اراضی چار چار کنال اور دو دو کنال کے ٹکڑوں کی صورت میں بھی دی جا سکتی ہے۔ اس بارہ کنال اراضی کے مالک ملک صاحب موصوف ہی ہیں۔ خواہشمند احباب۔ راقم کے ساتھ یا خود مالک کے ساتھ بذریعہ خط وکتابت یا زبانی گفتگو کریں۔ زیادہ قیمت دینے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

المشتہر:۔ غلام صمدانی خادم بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی۔ دار الانوار قادیان

مفید اعلان

جو دوست مجلس مشاورت کے اجلاس کیلئے دار الامان میں تشریف لائیں۔ ہمارے دواخانہ کے ایجنٹس دار الفضل میڈیکل ہال اور نسیم میڈیکل ہال سے دو آنہ فی روپیہ کی خاص رعایت سے بدنی کمزوری کی مشہور دوا امرت بوٹی خرید کر لے جا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۲ر ڈاک محصول کی بھی بچت ہو جائے گی۔

منیجر ویدک اینڈ یونان فارمیسی جالندھر کینٹ پنجاب

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضل الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس ۱۶ روپے
ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونے چاندی کے ورق۔ مروارید عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل، دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے نعمت ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے
قیمت فی چھٹانک دس روپیہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

سرمہ زعفرانی

آنکھوں کے تمام امراض خصوصاً ککروں کیلئے لاثانی ایجاد ہے۔ ککرے نئے ہوں یا پرانے۔ اس کے چند دن کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں۔ نظر کو تیز کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے۔

منہ میں زہر

اگر آپکے دانت خراب ہیں تو سمجھ لیجئے۔ کہ آپ کھانے کے ساتھ زہر کھا رہے ہیں۔ عزیزی کار بالک منجن دانتوں کیلئے بید مفید ہے
قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ
عزیزی کار بالک منجن ہسپتال روڈ قادیان

امانت تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین کا تازہ ارشاد

امانت تحریک جدید کے متعلق ایک دوست نے تفصیل چاہی۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا:۔

"آپ اپنے نام کا حساب کھول کر روپیہ جس قدر چاہیں۔ جمع کرا سکتے ہیں۔ کوئی خاص شرط یا پابندی نہیں۔ جب آپ چاہیں۔ جس قدر روپیہ اس میں سے چاہیں۔ آپکو مل جائیگا۔ ہاں اگر زکوٰۃ کا سوال ہو۔ تو ہر سال کے لئے شرط کرنی ہوگی۔ کہ سال تک روپیہ نہ لونگا۔ اس رقم پر شرعاً زکوٰۃ نہ ہوگی"

ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنا روپیہ "امانت فنڈ تحریک جدید" میں امانت رکھائیں تحریک جدید کی امانت ہی ایک ایسا فنڈ ہے۔ جس نے احرار کو شکست فاش دینے میں پچیس فیصدی کام کیا۔ اور اس میں روپیہ امانت رکھنے والے نہ صرف ضرورت کے وقت روپیہ واپس لے سکتے ہیں۔ بلکہ روپیہ کے ساتھ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

انصار سلطان القلم کے انعامی مقابلے کا نتیجہ

شعبۂ تعلیم نے انصار سلطان القلم کے ماتحت "اسلامی آداب" کے موضوع پر ایک انعامی مقابلے کا انعقاد کیا تھا۔ چنانچہ قادیان اور بیرون سے متعدد مضامین موصول ہوئے تھے۔ اوّل اور دوم کے فیصلے کے لئے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی۔ آپ نے شیخ غلام مجتبیٰ صاحب کو اوّل اور اخوند فیاض احمد صاحب کو دوم قرار دیا ہے۔ ہر دو اصحاب کو عنقریب انعام پیش کر دئے جائیں گے۔ مجلس تمام ان خدام کا دلی شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے شوق اور دلچسپی سے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ (خلیل احمد مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فرقان کا مصلح موعود نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "فرقان" کا مصلح موعود نمبر اس ماہ کے وسط میں شائع ہوگا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک اہم مکتوب بنام سیکرٹری صاحب غیر مبایعین کے علاوہ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جناب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ جناب چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے مقالات بھی شائع ہو رہے ہیں۔ ہوشیار پور کے جلسے کے دو فوٹو بھی شائع ہوں گے۔ مصلح موعود کی پیشگوئی پر مکمل اور مبسوط بحث درج ہوگی۔ غیر مبایعین کے اعتراضات کے جوابات بھی دئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خاص نمبر قابل دید ہے۔ احباب اپنے لئے بھی اور غیر مبایعین تک پہنچانے کے لئے بھی یہ نمبر دفتر فرقان سے حاصل فرمائیں۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان)

شکریہ احباب میری تجدید بیعت پر بعض احباب کے خطوط مبارکباد کے صادر ہوئے ہیں۔ ارادہ تھا کہ فرداً فرداً جواب عرض کرونگا لیکن اسکے لئے وقت کی ضرورت ہوگی۔ فی الحال جملہ احباب کی خدمت میں بذریعہ الفضل شکریہ پیش کرتا ہوں۔ (محمد صادق مسلم ٹاؤن لاہور)

اعلان مجلس مشاورت میں مصروفیت کی وجہ سے ۱۱ر اپریل کا اخبار شائع نہیں ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

انقرہ ۷ر اپریل۔ بوڈاپسٹ (دار السلطنت ہنگری) کو لوگوں سے خالی کرایا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ بھی بھاگ کر کسی دوسرے شہر میں جانے والی ہے۔ یہ روسی پیش قدمی کا نتیجہ ہے۔

قاہرہ ۷ر اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کل استنبول میں خوفناک زلزلہ محسوس کیا گیا۔ جس کا اثر ایک سو میل تک ہوا۔ اناطولیہ میں زیادہ جھٹکے آئے۔ اس زلزلہ سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔

لنڈن ۷ر اپریل۔ اتحادی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی میں جرمنوں کو جن پانچ ریلوے لائنوں سے سپلائی پہنچتی تھی۔ وہ اتحادی بمباری کی وجہ سے ناقابل استعمال ہو چکی ہیں۔

دہلی ۷ر اپریل۔ پولیس نے گہری تحقیقات کے بعد کھانڈ کے چور بازار کے سلسلے میں سات اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ جن میں سے کئی لکھ پتی کھانڈ کے تاجر ہیں۔ ملزمان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے کھانڈ کے پرمٹ جاری کرنے کے متعلق جعلی اندراجات کئے۔ اور اس طرح ۷۵ ہزار روپے کی کھانڈ چور بازار میں فروخت کی۔

لنڈن ۷ر اپریل۔ برطانیہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ آئرلینڈ کی ناکہ بندی مضبوط کر دی گئی ہے۔ پرائیویٹ ٹیلیفون بھی بند کر دیئے جائیں گے۔

نیویارک ۷ر اپریل۔ ری پبلکن کی انتخاب میں مسٹر وینڈل ولکی کو ریاست نیویارک کے گورنر کے مقابلہ میں شکست ہوئی ہے۔ اس وجہ سے اب وہ ریاست ہائے متحدہ کی صدارت کے انتخاب میں امیدوار نہیں بن سکیں گے۔ اب امریکہ کے صدارتی انتخاب میں ری پبلک پارٹی کی طرف سے گورنر نیویارک مسٹر تھامس ڈیوئی امیدوار کھڑے ہونگے۔

لنڈن ۷ر اپریل۔ ایسٹر کی تعطیلات کے بعد پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر ہند یہ تحریک پیش کریں گے۔ کہ ہندوستان کے چھ صوبوں میں تمام اختیارات گورنروں کے اختیار میں ہیں۔ وہ جاری رہیں۔ ان اختیارات کی موجودہ میعاد ۳۰ر اپریل کو ختم ہو رہی ہے۔

لنڈن ۷ر اپریل۔ وزیر خارجہ جرمنی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمنی روس کے مقابلہ میں رومانیہ کی حفاظت کرے گا۔

دہلی ۷ر اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برما کے محاذ پر دشمن کے رسد اور کمک کے راستہ پر ہمارے دستے حملے کر رہے ہیں۔ امپھل کے علاقے میں دشمن نے اکے دُکے حملے کئے۔ جنہیں کامیابی سے روک لیا گیا۔ اراکان کے مورچے پر ہماری فوجوں نے جن کے ساتھ ٹینک بھی تھے۔ ایک سرنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ کالاڈانگ کے مورچے پر افریقی فوجیں دشمن پر دباؤ ڈال رہی ہیں اور اُسے بھاری نقصان پہنچا رہی ہیں۔ شمالی برما میں ہماری فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ جن کی دشمن سے مٹھ بھیڑ ہو گئی ہے۔

دہلی ۷ر اپریل۔ ایک نیوز ایجنسی کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ دشمن کے اٹھارہویں ڈویژن کو بہت نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ بھاری امریکن جہازوں نے بہت نیچے اڑ کر برما ریلوے پر حملے کئے۔ کئی جگہ سے لائن توڑ دی اور تین پُل برباد کر دئے۔

لکھنؤ ۷ر اپریل۔ آج تیسرے پہر یہاں نان پارٹی کانفرنس شروع ہوئی۔ جس کے صدر سر سپرو نے اپنے ایڈریس میں اس بات پر زور دیا کہ صوبوں میں آئینی حکومتیں پھر قائم ہونی چاہئیں۔ اب ملک کی اندرونی حالت کافی بدل چکی ہے۔ اور بہت بڑے طبقے کی یہ خواہش ہے کہ حکومت کے پورے اختیارات دینے کے لئے گورنمنٹ سچے دل سے قدم اُٹھائے۔ برطانیہ اور ہندوستان کی گورنمنٹ کے رویے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے سر سپرو نے کہا۔ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان کے لوگوں کو جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ ہندوستان سے انصاف کیا جائیگا۔ فرقہ وارانہ سمجھوتہ نہیں ہو سکے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah